بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوۃ، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ______ قریشی آرٹ پریس

کتابت ______ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ______ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ______ مارچ ۲۰۰۴ء

اللہ سے کی، خدا نے اجازت دے دی اور اس کے بعد وہ جنگ کی آمادگی کے لئے کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ حضرت شہید ہو گئے تب وہ نازل ہوئے ملائکہ نے کہا پروردگار اس میں کیا مصلحت تھی کہ تو نے ہمیں اترنے کا حکم دیا اور نصرت کی اجازت دی لیکن جب ہم اترے تو تو نے ان کی روح قبض کر لی۔ خدا نے وحی کی کہ اب تم ان کی قبر پر رہو یہاں تک کہ تم ان کا خروج دیکھو (اشارہ ہے خروج حضرت حجت کی طرف) پس تم ان کی مدد کرو اور اس پر گریہ کرو اور جو خدمت تم نہ کر سکے اس پر تم کو میں نے مخصوص کیا اس کی نصرت اور بکا کے لئے پس ملائکہ محرومی نصرت پر رو دیے۔ اب جب رجعت میں وہ خروج کریں گے تو وہ مدد کریں گے

اکسٹھواں باب

وہ اُمور جو واجب کرتے ہیں حُجّت امام علیہ السلام کو

((بَابُ) ٦١

اَلْاُمُوْرِ الَّتِي تُوجِبُ حُجَّةَ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: إِذَا مَاتَ الْإِمَامُ بِمَ يُعْرَفُ الَّذِي بَعْدَهُ؟ فَقَالَ لِلْإِمَامِ عَلَامَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَكُونَ أَكْبَرَ وُلْدِ أَبِيهِ وَيَكُونَ فِيهِ الْفَضْلُ وَالْوَصِيَّةُ، وَ يَقْدَمُ الرَّكْبُ فَيَقُولُ: إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ؟ فَيُقَالُ: إِلَى فُلَانٍ، وَالسِّلَاحُ فِينَا بِمَنْزِلَةِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، تَكُونُ الْإِمَامَةُ مَعَ السِّلَاحِ حَيْثُمَا كَانَ.

۱۔ ابو بصیر سے روایت ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا، جب امام مر جائے تو اس کے بعد والے امام کو کیسے پہچانیں، فرمایا۔ امام کے لئے کچھ علامات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اکبر اولاد پدر ہو اور اس کی فضیلت اور وصیت ہو اور جب بیرونی مقامات سے لوگ آئیں اور پوچھیں فلاں نے اپنا وصی کس کو بنایا تو لوگ کہہ دیں فلاں کو یعنے اس کے متعلق شہرت بھی ہو) اور نبیؐ کے ہتھیار ہم میں بجائے اس تابوت کے ہیں جو بنی اسرائیل میں تھا امامت کے پاس یہ ہتھیار ہوتے ہیں چاہے امام کہیں ہو۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَزِيدَ شَعِرٍ[١]، عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: اَلْمُتَوَثِّبُ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ الْمُدَّعِي لَهُ، مَا الْحُجَّةُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يُسْأَلُ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ[٢] قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْحُجَّةِ لَمْ تَجْتَمِعْ فِي أَحَدٍ إِلَّا كَانَ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ: أَنْ يَكُونَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ وَ يَكُونَ عِنْدَهُ السِّلَاحُ وَ يَكُونَ صَاحِبَ

جب رسول اللہؐ نے وفات پائی تو علیؑ تمام لوگوں سے بہتر تھے جیسا کہ رسول اللہؐ نے بکثرت ان کے بارے میں فرمایا تھا اور لوگوں پر ان کو سردار بنایا تھا اور روز غدیر ان کا ہاتھ پکڑ کر سب کو ان کی جانشینی کی خبر دے دی تھی جب علیؑ کا وقت وفات قریب آیا تو ان کی قدرت سے یہ بات باہر تھی کہ وہ اپنے فرزند محمد حنفیہ یا عباسؑ یا حسنؑ یا حسینؑ کے سوا اپنے کسی اور بیٹے کو اپنا جانشین بنا دیتے اور اگر بفرض محال حضرت علیؑ کسی اور کو اپنا جانشین بنا دیتے تو حسنؑ اور حسینؑ کہتے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کی فضیلت میں آیات نازل کیں، جس طرح آپ کی اطاعت کا حکم دیا، ہماری اطاعت کا بھی دیا ہے جس طرح رسول اللہؐ نے آپ کے لئے تبلیغ کی ہے ہمارے لئے بھی کی ہے جس طرح رجس سے آپؑ کو دور رکھا ہے ہم کو بھی دور رکھا ہے

اور جب حضرت علیؑ کا انتقال ہوا تو امام حسنؑ بہ سبب اپنی بزرگی کے سب سے بہتر تھے وقت انتقال ان کی یہ طاقت نہ تھی کہ وہ اپنا قائم مقام اپنی اولاد میں سے کسی بنا دیتے اور وہ ایسا نہ کر سکتے تھے جبکہ خدا فرماتا ہے رشتہ داروں میں بعض بعض سے بہتر ہیں اللہ کی کتاب میں اگر وہ اپنے بیٹے کو بنا دیتے تو حسینؑ ان سے کہتے ایسا کیوں کیا۔ جب اللہ نے میری اطاعت کا اسی طرح حکم دیا ہے جس طرح آپ کی اور آپ کے باپ کی اطاعت کا ہے رسول اللہؐ نے میرے بارے میں بھی اسی طرح تبلیغ کی ہے جس طرح آپ کے اور آپ کے باپ کے بارے میں، خدا نے مجھ کو بھی رجس سے اسی طرح دور رکھا ہے جس طرح آپ کو اور آپ کے باپ کو۔

پس جب امامت امام حسینؑ کو ملی تو ان کے خاندان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ اس طرح مدعیٔ امامت ہوتا جیسے امام حسینؑ اپنے بھائی اور باپ کے مقابل ہو سکتے تھے نیز یہ کہ وہ امر امامت کو امام حسینؑ سے نہیں ہٹا سکتے تھے اور نہ انھوں نے ایسا کیا۔ جب امامت امام حسینؑ کو ملی تو اس آیت کی تاویل جمع ظاہر ہوگئی کہ کتاب خدا کی رو سے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں امام حسینؑ کے بعد علی بن الحسین کی طرف منتقل ہوئی پھر محمد بن علی کی طرف۔ فرمایا امام نے رجس سے مراد شک ہے ہم نے اپنے رب کے متعلق کبھی شک نہیں کیا۔ ابوبصیر نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ رَوْحٍ الْقَصِيرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:
احزاب ۳۳/۶ «النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» فِيمَنْ نَزَلَتْ؟ فَقَالَ: نَزَلَتْ فِي الْإِمْرَةِ، إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ جَرَتْ فِي وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ، فَنَحْنُ أَوْلَى بِالْأَمْرِ وَبِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، قُلْتُ: فَوُلْدُ جَعْفَرٍ لَهُمْ فِيهَا نَصِيبٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَلِوُلْدِ الْعَبَّاسِ فِيهَا نَصِيبٌ؟ فَقَالَ: لَا، فَعَدَدْتُ عَلَيْهِ بُطُونَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ: لَا، قَالَ: وَنَسِيتُ وُلْدَ الْحَسَنِ عليه السلام فَدَخَلْتُ بَعْدَ